جہانگیری نصیحت نامہ

(از مولانا الحاج محمد ابرار حسین صاحب فاروقی)

عدل جہانگیری تاریخ کا وہ روشن باب ہے جو کسی تفصیل و تبصرہ کا محتاج نہیں ہے شہنشاہ کی پوری زندگی اسی روشنی میں گزری مشہور ماہر تاریخ و سیاست علامہ بلخی کا قول ہے

لاملک الا بالعسکر۔ ولا عسکر الا بالمال۔ ولا مال الا بالعمارۃ۔ ولا عمارۃ الا بالعدالۃ

(ترجمہ، بغیر لشکر کے ملک نہیں، بغیر مال کے لشکر نہیں، بغیر آبادی کے لشکر نہیں اور بغیر انصاف کے آبادی نہیں)

اوپر کے کلیہ کو اگر منطقی مسئلہ صغری اور کبری میں تجزیہ کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بغیر عدل و انصاف کے ملک کا وجود محال ہے۔ جس کے لیے مندرجہ بالا چار عنصر ہیں چوتھا عنصر عدل و انصاف ہے جو تمام عنصروں کا سرتاج یا ملک کے وجود کا ضامن ہے۔ حالیہ واقعہ بنگلہ دیش اس کا شاہد عادل ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار اسی انصاف و عدل کی شہنشاہ جہانگیر اپنے ہر شاہزادہ ہر امیر اور افسر کو تاکید کرتا تھا۔

زیر عنوان نصیحت نامہ اسی عدل کا آئینہ دار ہے جس کو شہنشاہ نے اپنے بیٹے پرویز کے نام اپنے پدرانہ شفقت سے $\frac{1021}{1612}$ھ میں اس وقت لکھ کر بھیجا تھا جبکہ صوبہ برار کی حکومت اس کے سپرد کی تھی اور اپنے درباری امیر کبیر خان جہاں لودی کو اس کا اتالیق بلکہ مشیر خاص مقرر کر کے ساتھ کیا تھا۔ متذکرہ صدر نصیحت نامہ کو خواجہ نعمت اللہ بن خواجہ حبیب اللہ مرحوم نے اپنی تاریخ بنام۔

"تاریخ خان جہانی و مخزن افغانی"

کے باب ششم میں جس میں ۱۰۲۱ھ تک کے شہنشاہ جہانگیر کے سوانح ہیں نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ شاہزادہ پرویز جب مستقر صوبہ برار بنام ایلچپور پہنچ گیا جس کے نواح میں اسکو جاگیر

بھی عطا کی گئی تھی۔ تو بقول مورخ مذکور الصدر

بندگان حضرت با التفات بادشاہانہ یاد آوردہ (شاہزادہ را)
بر نصیحت نامہ جہانگیری کہ عنوان آں بدستخط خاص بود ۔
ممتاز ساختند

اسی کے ساتھ اسی تاریخ کو دوسرے فرمان کے ذریعہ سے:

" سرو پائے خاصہ و یک قبضہ شمشیر "

(تاریخ خاں جہانی و مخزن افغانی قلمی)

سے سرفراز فرمایا گیا تھا۔

تاریخ خاں جہانی کے مورخ خواجہ نعمت اللہ جو کافی عرصہ تک دربار جہانگیری کا واقعہ نویس بھی رہا اور اس کے بعد وہ امیر خان جہاں لودھی کی سرکار سے وابستہ ہو گیا تھا۔ اسی وابستگی کی بنیاد پر افغانوں کی یہ مبسوط تاریخ جس کا آغاز ماقبل تاریخ سے ہے اور اختتام لودی خاندان پر ہے جو گویا پٹھانوں کا ہندوستان میں آخری حکمراں خاندان تھا۔ اپنے مربی اور سرپرست امیر کبیر خاں جہاں لودھی کے ایک ماتحت سردار ہیبت خاں کاکر کی فرمائش پر بقول خود ملکاپور (صوبہ برار دکن) میں۔

" یہ تاریخ بستم ماہ ذی الحجہ ۱۰۲۰ھ بروز جمعہ بود نماز عصر ..... اقدام نمود "

اس میں ایک مقدمہ۔ سات ابواب ۔ اور ایک خاتمہ ہیں (۲) ابواب میں صرف افغانوں کا تاریخ ہے اور ساتویں باب میں ــــ شہنشاہ جہانگیر کی چھ سالہ سوانح ہیں۔
بہر حال اس باب کے آخر میں اس نے یہ نصیحت نامہ بھی نقل کر دیا ہے جس کے متعلق مصنف تاریخ اپنی تمہید کو جو نصیحت نامہ سے پہلے اس نے لکھی اس صراحت پر ختم کرتا ہے۔

" بہ بیعت ہدایت کافہ انام ہر خاص و عام بہ تحریر آن اقدام نمود تا فیض کامل نصیبان گردد و حق سبحانہ تعالے بہ غایت خویش وبہ توجہ خیر آن بادشاہ جہانگیر ـــ

"اسلام توفیق رفیق حال کار آگاہاں و اہل ایمان گرداناد ...... وفرزندان و کامگار و مریدان اخلاص شعار آں ما دستور العمل روزگار خود ساختہ سرمایۂ سعادت خود دانند۔"

اس کے بعد نصیحت نامہ کے آخر میں چند دعائیہ جملے لکھ کر گویا اس باب ہفتم کو یوں ختم کرتا ہے

"کافۂ انام را در ظل عدالت آں بادشاہ اسلام بر جادہ شریعت نبوی و بر اطاعت و فرمانبرداری ثابت داراد، و در تمہید قوانین اسلام و رواج شرع مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام راسخ قدم و ثابت داراد۔"

(باب ہفتم تاریخ خان جہانی و مخزن افغانی۔ قلمی)

ترجمہ اردو نصیحت نامہ جہانگیری

دنیا ناپائدار[۱] ہے۔ طلب میں جسقدر کمی کرو گے[۲] اسی قدر بہتری ہوگی۔ قبل اس[۳] کے کہ دنیا تمکو کھائے۔ تم اس کو ہضم کر جاؤ۔ سو سال[۴] کی عمر کو بھی نابود سمجھو کیونکہ آخر کار موت ہے کم آزاری[۵] نیک کاری۔ اور بردباری کو اختیار کرو۔ اپنے چھوٹے[۶] سے سلوک کرو جیسا اپنے بڑے سے توقع کرتے ہو۔ جو کچھ بوگے[۷] وہی کاٹو گے۔ نقصان[۸] اٹھا کر پشیمانی سے کچھ فائدہ نہیں۔ مصیبت[۹] زدوں سے عبرت اور سبق حاصل کرو۔ فضول[۱۰] غم نہ کرو۔ اپنے تئیں ہمیشہ[۱۱] خوش رکھو۔ اللہ کے عطیۂ قسمت[۱۲] پر خوش ہو کر شکر کرو۔ لوگوں کے ساتھ[۱۳] نیکی کرو بدی اور بد قولی کو مت اختیار کرو۔ بدی پر فخر[۱۴] نہ کرو بلکہ نیکی پر کرو۔ جو اپنے لیے پسند نہ کرو وہ[۱۵] دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو نیک نامی اور سچائی[۱۶] کو اختیار کرو۔ اگر تونگری[۱۷] چاہتے ہو تو قناعت اور خوشی کو اپنا سرمایہ بنالو (لقول شاعر) قناعت سے انسان مالدار ہوتا ہے۔ کام[۱۸] شروع کرنے سے پہلے اس کے نتائج پر غور کر لیا کرو۔ جس[۱۹] کام کو شروع کرو اس سے باہر نکلنے کا راہ پہلے ہی سوچ لو۔ بلا سے[۲۰] دور رہو اور اپنے تئیں بلا میں مبتلا نہ کرو۔ کارگزار دل[۲۱] اور ہوشیاروں کو کام سپرد کرو۔ تجربہ کار[۲۲] کو مت آزماؤ اور ناتجربہ کار کے ساتھ پناہ نہ اختیار کرو۔ اپنے تن کو ای محبت[۲۳] چیز پر فدا نہ کرو بلکہ اس کو

اپنے تن پر فدا کرو۔ اسی طرح دین اس پر قربان نہ کرو بلکہ اس کو دین پر قربان کردو۔ اپنی قدر[24]
خود پہچانو اور شائستگی کی خصلت پیدا کرو۔ اصحاب[25] دولت سے کینہ نہ رکھو۔ حکمراں[26] سے ڈرتے رہو
اگر کمزور بھی ہو تو اس کو طاقت ور سمجھو۔ جو بادشاہ[27] نہیں وہ کامیاب نہیں جس کے پاس مال نہیں
اس کے پاس بخشش بھی نہیں جس کی اولاد نہیں وہ خوش نہیں اور جس کے پاس یہ تینوں چیزیں
نہیں وہ بے غم ہے۔ بادشاہوں[28] سے نزدیک رہ کر بھی ان سے دور رہو۔ اپنی روزی[29] کھاؤ اور
اپنی بات کہو۔ لوٹے[30] پھٹے اور چوری گئے سامان پر غم نہ کرو۔ کسی[31] کے گھر میں بغیر اجازت مت
داخل ہو۔ برے ہمسایہ اور برے لوگوں[32] سے دور رہو۔ بے ادبوں[33] کی صحبت میں نہ بیٹھو اور
بے ادب کو قابل خدمت نہ سمجھو۔ نامردوں اور کمینوں کے لیے فضول تکلیف نہ اٹھاؤ۔ کسی[34] دوسرے
کی زمین پر نہ کاشت کرو اور نہ اس پر درخت لگاؤ۔ بدکرداری[35] کو اپنا شعار نہ بناؤ۔
علماء[36] کو ذلیل نہ کرو۔ بے شرم[37] اور بے ہمت کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ بددیانت[38] چغل خور اور بے
وفا سے امید وفا نہ رکھو۔ عیب[39] والوں سے دوستی نہ کرو۔ کمینے اور[40] بد اصل کی دختر سے شادی
نہ کرو۔ چھوٹی لڑکی کی موت[41] پر غم نہ کرو۔ عورتوں کے کہنے[42] پر نہ چلو اور ان کے مکر و حیلہ سے
غافل نہ رہو۔ جوان عورت[43] سے شادی کرو۔ تمام کاموں[44] میں بوڑھوں کی عزت کرو۔ بڑے[45] لوگوں سے ڈرتے
رہو جو مخلوق[46] کی لعن طعن سے نہ ڈرے اس سے ڈرتے رہو۔ ناواقف اور بچوں[47] سے کوئی تحفہ نہ لو۔ لڑاکو[48]
نہ ہو ہر شخص سے دوستی سے پیش آؤ۔ جنگ میں بھی دوستی کو ملحوظ رکھو۔ اتفاق[49] والے سے قرض نہ لو۔ [illegible][50] والوں
کو زبردستی جنگ پر نہ بھیجو۔ ہر لونڈی بہادر سے بہادری[51] کی امید نہ رکھو۔ اپنے[52] دشمن کو بڑا جانو (بقول سعدی[53])
دشمن کو حقیر اور بے چارہ نہ سمجھو۔ بے گناہوں کو اپنے سے[54] بے خوف رکھو۔ بے گناہ[55] کو گناہ نہ سمجھو۔ جاڑہ اور
گرمی دونوں[56] موسموں کا لحاظ رکھو۔ آج کا کام کل[57] پر نہ چھوڑو۔ کسی کی غیبت[58] نہ کرو۔ بلکہ اس کو بھلائی
—— سے یاد کرو۔ آنکھ[59] زبان پیٹ اور جنسی خواہش کی حفاظت کرو۔ بے وقت[60] کی
قسم سے خاموش رہنا بہت بہتر ہے۔ کاموں[61] میں جلدی نہ کرو۔ جس جگہ معاملات کرنی چاہیے
وہاں بدی نہ کرو۔ ہر وقت[62] کا مرتبہ اچھی طرح پہچانو۔ بچوں[63] کے ساتھ محبت کرو۔ اللہ[64] نے

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۴۳۱ پر)